يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ

وہ دن جب ہوں گے انسان بکھرے پتنگوں کی مانند اور ہوں گے پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی مانند۔

القرآن الکریم ترجمه و تفسیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گڑھی

تفسير: مولانا صلاح الدين يوسف

الْقَارِعَةُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْقَارِعَةُ (١)
کھڑکھڑا دینے والی۔
مَا الْقَارِعَةُ (٢)
کیا ہے وہ کھڑکھڑا دینے والی۔
وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ (٣)
تجھے کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑا دینے والی کیا ہے۔

يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ (٤)

جس دن انسان بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہو جائیں گے۔

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ (٥)

اور پہاڑ دھنے ہوئے رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے۔

فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ (٦)

پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے۔

فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ (٧)

وہ تو دل پسند آرام کی زندگی میں ہو گا۔

وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ (٨)

اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے۔

فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ (٩)

اس کا ٹھکانا ہاویہ ہے۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ (١٠)

تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے۔

نَارٌ حَامِيَةٌ (١١)

وہ تند و تیز آگ (ہے)۔

الْقَارِعَةُ (١)

کھڑکھڑا دینے والی۔

مَا الْقَارِعَةُ (٢)

کیا ہے وہ کھڑکھڑا دینے والی۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ (٣)

تجھے کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑا دینے والی کیا ہے۔

(۱) یہ بھی قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ جیسے اس سے قبل اس کے متعدد نام گزر چکے ہیں' مثلاً' اَلْحَاقَّۃُ الطَّآمَّۃُ، الصَّآخَّۃُ، اَلْغَاشِیَۃُ، السَّاعَۃُ، اَلْوَاقِعَۃُ وغیرہ۔ اَلْقَارِعَۃُ' اسے اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اپنی ہولناکیوں سے دلوں کو بیدار اور اللہ کے دشمنوں کو عذاب سے خبردار کر دے گی' جیسے دروازہ کھٹکھٹانے والا کرتا ہے۔

يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ (٤)

جس دن انسان بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہو جائیں گے۔

(۲) فِرَاشٌ' مچھر اور شمع کے گرد منڈلانے والے پرندے وغیرہ۔ مَبْثُوثٌ' منتشر اور بکھرے ہوئے۔ یعنی قیامت والے دن انسان بھی پروانوں کی طرح پراگندہ اور بکھرے ہوئے ہوں گے۔

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ (٥)

اور پہاڑ دھنے ہوئے رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے۔

(۳) عِھْنٌ' اس اون کو کہتے ہیں جو مختلف رنگوں کے ساتھ رنگی ہوئی ہو' مَنْفُوشٌ' دھنی ہوئی۔ یہ پہاڑوں کی وہ کیفیت بیان کی گئی ہے جو قیامت والے دن انکی ہوگی۔ قرآن کریم میں پہاڑوں کی یہ کیفیت مختلف انداز میں بیان کی گئی ہے' جسکی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ اب آگے ان دو فریقوں کا اجمالی ذکر کیا جا رہا ہے جو قیامت والے دن اعمال کے اعتبار سے ہوں گے۔

فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ (٦)

پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے۔

(۴) مَوَازِیْنُ، مِیْزَانٌ کی جمع ہے۔ ترازو' جس میں صحائف اعمال تولے جائیں گے۔ جیسا کہ اس کا ذکر سورۂ اعراف۔ آیت ۸ سورۂ کہف (۱۰۵) اور سورۂ انبیاء (۴۷) میں بھی گزرا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہاں یہ میزان نہیں' موزون کی جمع ہے یعنی ایسے اعمال جن کی اللہ کے ہاں کوئی اہمیت اور خاص وزن ہوگا۔ (فتح القدیر) لیکن پہلا مفہوم ہی راجح اور صحیح ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جن کی نیکیاں زیادہ ہوں گی اور وزن اعمال کے وقت ان کی نیکیوں والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔

فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ (٧)

وہ تو دل پسند آرام کی زندگی میں ہو گا۔

یعنی ایسی زندگی، جس کو وہ صاحب زندگی پسند کرے گا۔

وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ (٨)

اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے۔

یعنی جس کی برائیاں نیکیوں پر غالب ہوں گی، اور برائیوں کا پلڑا بھاری اور نیکیوں کا ہلکا ہو گا۔

فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ (٩)

اس کا ٹھکانا ہاویہ ہے۔

هَاوِيَةٌ جہنم کا نام ہے، اس کو ہاویہ اس لیے کہتے ہیں کہ جہنمی اس کی گہرائی میں گرے گا۔ اور اس کو أُمٌّ (ماں) سے اس لیے تعبیر کیا کہ جس طرح انسان کے لیے ماں، جائے پناہ ہوتی ہے اسی طرح جہنمیوں کا ٹھکانا جہنم ہو گا. بعض کہتے ہیں کہ ام کے معنی دماغ کے ہیں. جہنمی، جہنم میں سر کے بل ڈالے جائیں گے. (ابن کثیر)

وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ (١٠)

تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے۔

یہ استفہام اس کی ہولناکی اور شدت عذاب کو بیان کرنے کے لیے ہے کہ وہ انسان کے وہم و تصور سے بالا ہے، انسانی علوم اس کا احاطہ نہیں کر سکتے اور اس کی کنہ نہیں جان سکتے۔

upنَارٌ حَامِيَةٌ (١١)

وہ تند و تیز آگ (ہے)۔

جس طرح حدیث میں ہے کہ انسان دنیا میں جو آگ جلاتا ہے، یہ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے، جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے ٦٩ درجہ زیادہ ہے. (صحیح بخاری، مسلم

ایک اور حدیث میں ہے کہ
آگ نے اپنے رب سے شکایت کی کہ میرا ایک حصہ دوسرے حصے کو کھائے جا رہا ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت فرما دی۔ ایک سانس گرمی میں اور ایک سانس سردی میں پس جو سخت سردی ہوتی ہے یہ اس کا ٹھنڈا سانس ہے، اور نہایت سخت گرمی جو پڑتی ہے، وہ جہنم کا گرم سانس ہے۔ (بخاری، کتاب و باب مذکور)

ایک اور حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب گرمی زیادہ سخت ہو تو نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو' اس لیے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہے۔ مسلم

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com